سوال نمبر 6: کاٹ چھانٹ سے گریز کرتے ہوئے درج ذیل عبارت کا رواں اردو ترجمہ کیجیے (15 نمبر)

Come, Dear Friend! Thou hast known me only as an abstract thinker and dreamer of high ideals. See me in my home playing with the children and giving them rides turn as if I were a wooden horse. Ah! See me in the family circle lying at the feet of my grey-haired mother the touch of whose rejuvenating hand bids the tide of time flow backward, and gives me once more the school-boy feeling in spite of all the Kants and Hegels in my head. Here thou wilt know me as a human being.

Day: Date:

اُردو ترجمہ

آؤ، میرے پیارے دوست! تم مجھے ایک تجریدی مفکر اور بلند تخیلاتی خواب دیکھنے والے کے طور پر جانتے ہو۔ تم مجھے میرے گھر میں دیکھو جب میں اپنے بچوں کے ساتھ کھیلتا ہوں اور انہیں اپنی پیٹھ کی سواری کرواتا ہوں جیسے کہ میں ایک لکڑی کا گھوڑا ہوں۔ تم مجھے میرے خاندانی دائرے میں دیکھو جب میں اپنی ماں کے پیروں پر لیٹ جاتا ہوں جس کے بالوں میں سفیدی اتر چکی ہے اور اس کے جھریوں والے ہاتھ مجھے وقت میں پیچھے لے جاتے ہیں، اور میں اپنے دماغ میں چلتے تمام خیالات کے باوجود اپنے آپ کو ایک سکول جانے والے بچے کے طور پر محسوس کرتا ہوں۔۔ یہاں تم مجھے ایک انسان کے طور پر جانو گے۔

سوال نمبر 2: درج ذیل اقتباس کی تلخیص کیجیے جو اصل عبارت کے ایک تہائی سے زیادہ نہ ہو۔ اس کا ایک موزوں عنوان بھی تجویز کیجیے۔ (15 نمبر)

جس طرح اردو پاکستان کے وجود کا جواز بھی ہے، جواہر بھی، سبب بھی ہے، منزل مقصود بھی، نقطۂ اتصال بھی ہے، نقطۂ کمال بھی۔ اسی طرح رسم الخط کو کسی زبان کا محض لباس سمجھنا درست نہیں بلکہ یہ اس کے لیے جلد کی حیثیت رکھتا ہے۔ رسم الخط قوموں کے لسانی مزاج کا آئینہ دار ہوتا ہے اور اس سے ایک قوم کے تصورِ حسن، تہذیبی اقتدار کا پتہ چلتا ہے۔ یہ قوموں کو مضبوط تہذیبی اساس فراہم کرنے کا سبب ہیں۔ تہذیب و ثقافت کی تشکیل و ترویج اور فروغ و ارتقا میں زبان کا اہم کردار ہوتا ہے۔ ہر رسم الخط زبان کی صوتی ادائی کا عکاس ہوتا ہے۔ ہمارا موجودہ رسم الخط عربی، فارسی اور اردو کی آوازوں کا آئینہ اظہار اور دنیائے اسلام کا ترجمان ہے۔ ہمارے ہاں رومن رسم الخط اختیار کرنے کی وجہ کم کوشی اور لسانی مرعوبیت ہے۔ لسانی مرعوبیت تہذیبی افلاس کی علامت ہوتی ہے۔ کسی نئے رسم الخط کے رواج پا جانے سے ہماری آئندہ نسلیں قرآن حکیم، کلاسیکی ادب، مذہبی ملفوظات اور سرمایۂ اقوال سے محروم ہوتے ہوئے اپنی شناخت گم کر بیٹھیں گی۔ جو کسی عظیم سانحے سے کم نہیں۔

تلخیص نویسی

کل الفاظ : 181
تلخیص شدہ الفاظ : 60

عنوان :

رسم الخط قوموں کے بقا کا سبب

تلخیص شدہ عبارت :

زبان قوموں کے بقا کے لیے ضروری ہے اور
رسم الخط کو اس میں خاص اہمیت حاصل ہے۔ رسم الخط تہذیب و ثقافت
کی آئینہ دار ہوتی ہے اور اس کے تشکیل و تزئین اور فروغ و ارتقاء کے لیے
بھی ضروری ہے۔ کسی قوم میں نئی رسم الخط کا فروغ یا نا ان کی تہذیبی غلامی
کو ظاہر کرتا ہے اور ان سے ان کی شناخت چھین لینے کا سبب ہوتا ہے۔